از عدالت الاعظمیٰ

ورک مین آف دی ہیرکیولس انشورنس کمپنی ،لمیٹڈ۔

بنام

ہیرکیولس انشورنس کمپنی ،لمیٹڈ،کلکتہ

(پی۔بی۔گجیندرگڈکار، کے۔این۔وانچو اور کے۔سی۔داس گپتا،جسٹسز)

صنعتی تنازعہ۔بونس کا دعویٰ۔کاروبار کا عام انشورنس۔حوالہ کی درستگی۔صنعتی تنازعہ ایکٹ 1947 (14 آف 1947)، دفعہ 10 (1)۔انشورنس ایکٹ۔ 1938 (iv آف 1938)، دفعہ 31 اے (1)(سی)،شق (vii)۔

عام بیمہ کاروبار میں ملازمین کو بونس کی ادائیگی کے خلاف بیمہ ایکٹ، 1938 کی دفعہ 31 اے (1) (سی) میں موجود غیر اہل اور مکمل ممانعت کے پیش نظر، اس دفعہ کے شق (vii) کے ذریعے دی گئی رعایت کو مذکورہ شق کے ذریعے مقرر کردہ حدود تک سختی سے محدود ہونا چاہیے۔

شق کی بنیادی پالیسی واضح طور پر انڈسٹریل ٹریبونلز کی مداخلت کو خارج کرنا اور اس طرح کے بونس کی ادائیگی کا سوال مکمل طور پر مرکزی حکومت کی صوابدید پر چھوڑنا ہے۔

نتیجتاً، جہاں عام بیمہ کاروبار میں کام کرنے والوں نے بونس کا دعوی کیا اور مرکزی حکومت نے صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 10 (1) کے تحت تنازعہ کو فیصلہ سنانے کے لیے انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیج دیا، اور ٹریبونل نے انشورنس ایکٹ، 1938 کی دفعہ 31 اے (1) (سی) کے تحت ابتدائی اعتراض پر، جس کو اس کی شق (vii) کے ساتھ پڑھا گیا، قرار دیا کہ حوالہ غلط تھا،

تو ٹریبونل کا فیصلہ درست تھا اور اسے برقرار رکھا جانا چاہیے۔

سنٹرل بینک آف انڈیا بمقابلہ ان کے کارکنان، (1960) 1 ایس سی آر 200، پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیل کا حد اختیار: 1959 کی سول اپیل نمبر 531۔

1957 کے حوالہ نمبر 6 میں سنٹرل گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریبونل، دھنباد کے 21 اکتوبر 1957 کے ایوارڈ سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل گزاروں کی طرف سے این۔ دتا مزومدار، جی۔ این۔ بھٹاچارجی اور بی۔ پی۔ مہیشوری۔

مدعا علیہ کی طرف سے ہندوستان کے اٹارنی جنرل ایم۔ سی۔ سیفلواڈ اور آر گوپال کرشنن۔

7 دسمبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس گجیندر گڈکر_ قانون کا مختصر سوال جس کا فیصلہ موجودہ اپیل میں کیا جانا ہے وہ یہ ہے کہ کیا جنرل انشورنس کمپنی کے ملازمین کی طرف سے کسی خاص سال میں بونس کی ادائیگی کے لیے اپنے آجر کے خلاف اٹھایا گیا تنازعہ صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 (1947 کا XIV) کی دفعہ 10 (1) کے تحت صنعتی ٹریبونل کے ذریعے فیصلے کے لیے بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ سوال اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ ہرکیولس انشورنس کمپنی لمیٹڈ کے کارکن اپیل کنندہ ہیں اور انشورنس کمپنی ہمارے سامنے مدعا علیہ ہے۔ 11 اپریل 1957 کو، مرکزی حکومت نے اپیل گزاروں کے 1954 اور 1955 کے بونس کے دعوے کو صنعتی تنازعات کی دفعہ 7 اے کے تحت تشکیل کردہ انڈسٹریل ٹریبونل، دھنباد کو فیصلہ سنانے کے لیے بھیج دیا۔ ایکٹ، اور یہ حوالہ ایکٹ کی دفعہ 10 (1) (ڈی) کے تحت دیا گیا ہے۔ ٹریبونل کے سامنے مدعا علیہ نے حوالہ کی صداقت کے خلاف ابتدائی اعتراض کا مطالبہ کیا۔ اس کا معاملہ یہ تھا کہ انشورنس کمپنی کی طرف سے بونس کی ادائیگی مکمل طور پر انشورنس ایکٹ، 1938 (1938 کا چوتھا) کی متعلقہ دفعات کے تحت ہوتی ہے، اور یہ کہ مذکورہ دفعات کسی بھی صنعتی ٹریبونل کے ذریعے فیصلے کے لیے اس جانب سے کسی تنازعہ کے حوالے کا جواز پیش نہیں کرتی ہیں۔ یہ ابتدائی اعتراض انشورنس ایکٹ کی دفعہ 31 اے (1) اور پرووِیسو (vii) کی دفعات پر مبنی تھا۔ مدعا علیہ کی طرف سے یہ بھی زور دیا گیا کہ انشورنس ایکٹ کی دفعہ 40 سی کے ذریعے جنرل انشورنس کمپنیوں پر عائد پابندیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپیل کنندگان کے بونس کے دعوے کو برقرار نہیں رکھا جا سکا۔ ٹریبونل نے

مدعا علیہ کی طرف سے اس طرح اٹھائے گئے ابتدائی اعتراض کو برقرار رکھا ہے اور کہا ہے کہ حوالہ غلط ہے۔اتفاق سے اس نے دفعہ 40 سی کے تحت اٹھائی گئی عرضی پر بھی غور کیا ہے اور مشاہدہ کیا ہے کہ مذکورہ عرضی بھی معقول ہے۔ نتیجے میں ٹریبونل نے حوالہ پر غور کرنے سے انکار کر دیا اور اسی کے مطابق اسے مسترد کر دیا۔ یہ ٹریبونل کے اس حکم کے خلاف ہے کہ اپیل کنندگان خصوصی چھٹی کے ذریعے اس عدالت میں آئے ہیں۔

یہ عام بنیاد ہے کہ مدعا علیہ نے اپیل گزار کو 1954 اور 1955 کے دو سالوں میں سے ہر ایک کے لیے دو ماہ کی بنیادی اجرت کے برابر بونس ادا کیا ہے۔ اپیل کنندگان حوالہ کے تحت دو سالوں میں سے ہر ایک کے لیے اضافی بونس کے طور پر دو ماہ کی بنیادی اجرت کا دعوی کرتے ہیں۔ یہ ان کا معاملہ ہے کہ اگر مدعا علیہ کی طرف سے کیے گئے تجارتی منافع کا تعین مدعا علیہ کی بیلنس شیٹ سے کیا جاتا ہے اور فل بینچ فارمولہ لاگو کیا جاتا ہے، تو یہ ظاہر ہوگا کہ مدعا علیہ کے ہاتھ میں دستیاب سرپلس کی کافی رقم موجود ہے جس سے ان کی طرف سے دعوی کیا گیا اضافی بونس دیا جا سکتا ہے۔ چونکہ حوالہ کو ابتدائی بنیاد پر مسترد کر دیا گیا ہے اس لیے ٹریبونل نے فطری طور پر مسئلے کے اس پہلو پر غور نہیں کیا ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے اٹھایا گیا ابتدائی اعتراض انشورنس ایکٹ کی دفعہ 31 اے (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی متعلقہ دفعات پر مبنی ہے اور اس لیے اب ہمیں مذکورہ دفعات کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ ایکٹ کے سیکشن 31 اے (1) (سی) میں، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، یہ بھی فراہم کیا گیا ہے کہ انڈین کمپنیز ایکٹ 1913، یا بیمہ کنندہ کی ایسوسی ایشن کے آرٹیکلز میں اس کے برعکس کچھ بھی ہونے کے باوجود، اگر کوئی کمپنی، یا کسی معاہدے یا معاہدے میں، کسی بھی بیمہ کنندہ کو انشورنس (ترمیم) ایکٹ 1950 کے آغاز سے ایک سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد، منیجر یا افسر کے طور پر یا کسی بھی صلاحیت میں، کسی بھی شخص کے ذریعے ہدایت یا انتظام نہیں کیا جائے گا، یا ملازمت نہیں کی جائے گی، جس کا معاوضہ یا اس کا کوئی حصہ بیمہ کنندہ کے عام بیمہ کاروبار کے سلسلے میں کمیشن یا بونس کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اس طرح شق 31 اے (1) (سی) کو بغیر کسی شرط کے خود ہی دیکھتے ہوئے موقف بالکل واضح ہے۔ مدعا علیہ کو یہ ہدایت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اپیل گزاروں کو کسی بھی حیثیت سے ملازمت پر رکھے تاکہ ان کے معاوضے میں مدعا علیہ کے عام بیمہ کاروبار کے سلسلے میں بونس ادا کرنے کی ذمہ داری شامل ہو۔ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کے تحت بونس اجرت کا حصہ نہیں ہے، لیکن بونس کا دعوی کرنے کا حق جسے مذکورہ ایکٹ کے تحت آنے والے روزگار کے معاملات میں صنعتی فیصلے کے ذریعے عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے، اب اسے قانونی حق کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ بونس کا

دعویٰ حق کے معاملے کے طور پر کیا جا سکتا ہے، یقیناً فل بینچ فارمولے کے اطلاق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ متعلقہ سال کے لیے آجر کے پاس کافی اضافی رقم دستیاب ہے۔ لہٰذا موجودہ کارروائی میں اپیل کنندگان کی طرف سے بونس کا دعوی مدعا علیہ کے عام بیمہ کاروبار کے سلسلے میں ایک دعوی ہے، اور اگر اس کی اجازت دی جاتی ہے تو یہ ان کو ادا کیے جانے والے معاوضے میں اضافہ کرے گا۔ دوسرے لفظوں میں، اپیل گزاروں کی طرف سے دعوی کیا گیا بونس، اگر دیا جاتا ہے، تو، دفعہ 31اے(1)(سی) کے مقصد کے لیے، ان کے معاوضے کا ایک حصہ ہوگا، اور یہ بالکل وہی ہے جو مذکورہ شق میں ممنوع ہے۔ تاہم، اس عام ممانعت میں کچھ مستثنیات ہیں، اور یہ ان مستثنیات میں سے ایک ہے جس کی طرف ہمیں اب رجوع کرنا چاہیے۔ دفعہ 31اے(1)(سی) کا شق (vii) یہ بتاتا ہے کہ اس ذیلی دفعہ کی کوئی بھی چیز ممنوع نہیں سمجھی جائے گی۔

"تمام تنخواہ دار ملازمین یا ان میں سے کسی طبقے کو یکساں بنیاد پر کسی بھی سال اضافی معاوضے کے طور پر بونس کی ادائیگی، ایسا بونس، کسی ملازم کی صورت میں، اس مدت کے لیے اس کی تنخواہ کے مساوی رقم سے زیادہ نہیں جو مرکزی حکومت کی رائے میں معاملے کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے معقول ہو۔

یہ شق جو دفعہ 31اے(1)(سی) کے ذریعہ مقرر کردہ اصول سے مستثنیٰ ہے، انشورنس کمپنیوں کے ملازمین کو بونس کی ادائیگی کی اجازت دیتی ہے بشرطیکہ اس کی طرف سے مقرر کردہ شرط ہو۔ ایسے ملازمین کو ادا کیے جانے والے بونس کو اس مدت کے لیے ان کی تنخواہ کے مساوی رقم سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے جسے مرکزی حکومت معقول سمجھتی ہے۔ اس شق کا نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرکزی حکومت کو ہر بیمہ کنندہ کے حالات پر غور کرنا ہوتا ہے اور پھر یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ بیمہ کنندہ کو اپنے ملازمین کو کوئی بونس ادا کرنا چاہیے یا نہیں۔ اگر بیمہ کنندہ کی مالی حالت کافی تسلی بخش ہے، تو مرکزی حکومت بیمہ کنندہ کو اپنے ملازمین کو بونس ادا کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کر سکتی ہے، اور اس تناظر میں مرکزی حکومت زیادہ سے زیادہ رقم مقرر کرے گی جس کے اندر ادائیگی کی جانی چاہیے۔ کسی بھی صورت میں ادائیگی مرکزی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ زیادہ سے زیادہ حد سے زیادہ نہیں ہو سکتی، اور تمام معاملات میں اس معاملے پر مرکزی حکومت اور کسی دوسرے اتھارٹی کے ذریعے غور نہیں کیا جانا چاہیے۔ ایکٹ کی اسکیم کو مدنظر رکھتے ہوئے جو انشورنس کمپنیوں کے کام کاج کی نگرانی اور ان کو منظم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مقننہ نے سوچا کہ انشورنس کمپنیوں کے ذریعے اپنے ملازمین کو بونس کی ادائیگی کو عام طور پر ممنوع قرار دیا جانا چاہیے اور اس کی ادائیگی کی اجازت مرکزی حکومت کے حد سے زیادہ کنٹرول کے تابع ہونی چاہیے تاکہ اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ رقم مقرر کی جا سکے۔ اگر مرکزی حکومت فیصلہ کرتی ہے کہ کوئی بونس ادا نہیں کیا جانا چاہیے، تو بیمہ کنندہ کوئی بونس ادا نہیں کر سکتا۔ اگر مرکزی حکومت فیصلہ

کرتی ہے کہ بونس ادا کیا جانا چاہیے لیکن مخصوص حد سے زیادہ نہیں تو بیمہ کنندہ اس حد سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ یہ، ہماری رائے میں، دفعہ 31اے(1) کی شق (vii) کا اثر ہے۔

تاہم، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ شق (vii) صرف مرکزی حکومت کو زیادہ سے زیادہ تجویز کرنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت فیصلے کے لیے بونس کے حوالے سے صنعتی تنازعہ کو بھیجنے کے مرکزی حکومت کے اختیار کو نہیں چھینتا ہے۔ اس سلسلے میں مسٹر مزومدار کی طرف سے زور دیا گیا ہے کہ کچھ معاملات میں مرکزی حکومت یہ خیال رکھ سکتی ہے کہ بیمہ کنندہ کی مالی حالت بونس کی ادائیگی کو جائز قرار دیتی ہے، لیکن بہتر ہوگا کہ رقم انڈسٹریل ٹریبونل پر چھوڑ دی جائے۔ ایسی صورت میں مرکزی حکومت کو حوالہ دینے کا اختیار ہونا چاہیے۔ اسی طرح یہ گزارش کی جاتی ہے کہ مرکزی حکومت یہ فیصلہ کر سکتی ہے کہ اس کی طرف سے مقرر کردہ زیادہ سے زیادہ حد کے اندر، بونس بیمہ کنندہ کے ذریعے ادا کیا جانا چاہیے، لیکن بیمہ کنندہ مرکزی حکومت کے فیصلے کی تعمیل نہیں کر سکتا ہے اور اس صورت میں مرکزی حکومت کے فیصلے کو موثر بنانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اس معاملے کو فیصلہ سنانے کے لیے بھیجا جائے اور ملازمین کو ایوارڈ حاصل کرنے کے قابل بنایا جائے جس پر عمل درآمد کیا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اپیل گزاروں کا مؤقف ہے کہ شق (vii) میں موجود قابل بنانے والی شق کو صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 10(1) کے تحت مرکزی حکومت کے عمل کرنے کے اختیار کے خلاف رکاوٹ نہیں سمجھا جانا چاہیے۔

ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں۔ ہماری رائے میں شرط کی متعلقہ شق کی پالیسی بالکل واضح ہے۔ بیمہ کنندگان کی طرف سے بونس کی ادائیگی کا ارادہ مقننہ کی طرف سے مذکورہ شق میں موجود دفعات کے مطابق ہونا تھا، اور ہم اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی شک یا دشواری محسوس نہیں کرتے ہیں کہ انڈسٹریل ٹریبونلز کی مداخلت کو خارج کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا اور اس معاملے کو مرکزی حکومت کی صوابدید کے اندر رکھنا تھا جہاں تک بیمہ کنندگان کی طرف سے بونس کی ادائیگی کا تعلق ہے۔ پھر، اس دلیل کے بارے میں کہ شق (vii) کے تحت جاری کردہ حکومتی ہدایت کی کسی بھی بیمہ کنندہ کے ذریعے پابندی نہیں کی جا سکتی، ہم نہیں سمجھتے کہ ایسا واقعہ ہونے کا امکان ہے؛ لیکن نظریاتی طور پر یہ قابل فہم ہے کہ بیمہ کنندہ حکومت کے فیصلے کی تعمیل کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ اس صورت میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایک خامی باقی ہے اور مقننہ اس بات پر غور کر سکتا ہے کہ آیا حکومت کے فیصلے کو پابند اور حتمی بنانے کے لیے مناسب علاج فراہم کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ دفعہ 31اے

(1)(سی) میں موجود نااہل اور مکمل ممانعت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں یہ ماننا مشکل لگتا ہے کہ انشورنس کمپنیوں کے ملازمین کو بونس کی ادائیگی مکمل طور پر شق (vii) کے تحت مشروط نہیں ہے۔ مذکورہ شق کی عدم موجودگی میں بیمہ ملازمین کی طرف سے کسی بونس کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا تھا، اور اس لیے مذکورہ شق کا اثر مذکورہ حق کو اس کی طرف سے مقرر کردہ شرائط تک محدود کرنا ہونا چاہیے۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچنے میں درست تھا کہ مرکزی حکومت کی طرف سے دیا گیا حوالہ غلط ہے۔ یہ حقیقت کہ مرکزی حکومت نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ وہ اس طرح کا حوالہ دے سکتی ہے، ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے دائرہ کار اور اثر کا تعین کرنے میں شاید ہی کوئی مطابقت رکھتی ہے۔ اس سوال پر غور کیا جانا چاہیے جسے ہم متعلقہ قانونی شق کی منصفانہ تعمیر سمجھتے ہیں، اور جیسا کہ ہم نے ابھی اشارہ کیا ہے کہ متعلقہ شق کی تعمیر واضح طور پر ٹریبونل کے نقطہ نظر کی حمایت کرتی ہے۔ اتفاق سے، اس بات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ ٹریبونل نے اپنے فیصلے میں انڈسٹریل ٹریبونلز کے کئی دوسرے فیصلوں کا حوالہ دیا ہے جنہوں نے ایک ہی نظریہ اختیار کیا ہے حالانکہ ایک یا دو فیصلے ایسے ہیں جنہوں نے دفعہ 31اے(1) کے اثر پر مناسب غور کیے بغیر حوالہ کی صداقت کو برقرار رکھا ہے۔

اس سلسلے میں ہم سنٹرل بینک آف انڈیا بمقابلہ ان کے ورک مین میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ دے سکتے ہیں، جہاں اسی طرح کے سوال پر غور کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں عدالت کو 1956 میں اس کی ترمیم سے پہلے بینکنگ کمپنیز ایکٹ 1949 کے دفعہ 10 کے اثر پر غور کرنا پڑا۔ مذکورہ دفعہ، اس فیصلے کے مطابق، بینک ملازمین کو صنعتی بونس دینے سے منع کرتا ہے کیونکہ اس طرح کا بونس معاوضہ ہے جو بینکنگ کمپنی کے منافع میں حصص کی شکل اختیار کرتا ہے۔ دفعہ 10 کے ذریعے متعین معاوضے کے سلسلے میں بونس کی نوعیت سے نمٹنے میں، ایس کے داس، جے، جنہوں نے عدالت کی طرف سے بات کی، نے مشاہدہ کیا کہ "صنعتی معنوں میں بونس جیسا کہ ہمارے ملک میں سمجھا جاتا ہے، دستیاب اضافی منافع سے نکلتا ہے، اور جب اسے ادا کیا جاتا ہے تو یہ زندہ اجرت اور اصل اجرت کے درمیان، مکمل یا جزوی طور پر فرق کو پر کرتا ہے۔ یہ اس لحاظ سے اجرت میں ایک اضافہ ہے، چاہے اسے عارضی کہا جائے یا اضافی۔ اس کے علاوہ، یہ منافع میں محنت کا حصہ ہے، اور چونکہ یہ ایک معاوضہ ہے جو منافع میں حصہ کی شکل اختیار کرتا ہے، یہ بینکنگ کمپنیز ایکٹ کے دفعہ 10 کی شرارت کے تحت آتا ہے۔ بینکنگ کمپنیز ایکٹ کا دفعہ 10 انشورنس ایکٹ کے دفعہ 31اے سے موازنہ ہے، اور اس لیے یہ فیصلہ اس نظریے کی حمایت کرتا ہے جو ہم نے دفعہ 31اے(1)(سی) کے اثر کے بارے میں

لیا ہے۔ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ بونس کی ادائیگی بیمہ کمپنیوں کے ملازمین کے لیے ایک اضافی معاوضہ ہوگا اور یہ بیمہ کنندہ کے عام بیمہ کاروبار کے سلسلے میں بونس ہوگا۔ ہمارے اس نتیجے کے پیش نظر کہ ٹریبونل ابتدائی اعتراض کو برقرار رکھنے میں درست تھا، ہم اس دوسری دلیل پر غور کرنے کی تجویز نہیں کرتے ہیں جس پر مدعا علیہ نے ایکٹ کی دفعہ 40 سی کے تحت ٹریبونل کے سامنے زور دیا تھا، اور جس پر ٹریبونل نے اتفاق سے غور کیا ہے اور اسے قبول کیا ہے۔

نتیجہ یہ ہے کہ اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.04.02 12:22
I attest to the accuracy and integrity of this document